بسم اللہ الرحمن الرحیم

# نقشِ آغاز

الحق نے اپنی زندگی کا گیارھواں ورق پلٹا اور کتاب زندگی کی ایک دہائی گویا پلک جھپکتے ہی مکمل ہو گئی۔ کان لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار۔ ابھی کل کی بات معلوم ہوتی ہے کہ الحق نے دعوت حق و اعلاء کلمۃ اللہ کی خاردار وادی میں قدم رکھا۔ وسائل و اسباب کی کوئی پونجی جادۂ حق کے اس مسافر کے پاس نہ تھی سوائے رحمت حق کی آس کے، جو سب سے بڑی متاع فوز و فلاح ہے دس سالہ سفر کے اس کٹھن ادوار اور مراحل میں یہی توفیق ایزدی تھی جو شامل حال رہی اور اس کی مدد سے راہ کی دشواریاں اور صعوبتیں آسان ہوتی رہیں۔ رہروان راہ حق کی آزمائشیں بھی کتنی کڑی ہوتی ہیں۔؟ قدم قدم پر گھاٹیاں منزل بہ منزل [illegible] و طمع کی نظر فریبیاں، کانٹے ہی کانٹے مگر اس سفر کی آبرو تو یہی ہے کہ دامن سمیٹ کر منزل مقصود تک پہنچنے کی جہد مسلسل میں لگے رہیئے۔ اور ع تادم آخر دمے فارغ مباش۔ کو زادِ راہ بنائیے۔ مشکلات اور امتحانات کو نہ صرف یہ کہ خاطر میں نہ لائیے بلکہ ——— ع [illegible] خدا ایک اگر میرے لئے ہے کا ورد کرتے ہوئے مخلوق کی ہر داد و ستائش اور تمام ظلم و ستم سے صرف نظر کیجئے کہ ؎

روشن گشت وہ باید و پیشانی فراخ
آنجا کہ [illegible] یداللہ می زند

الحق نے زندگی کے اس عشرۂ کاملہ میں ساڑھے سات ہزار صفحات شائع کئے۔ انسان خطاؤں کا پتلا ہے۔ معلوم نہیں کہاں کہاں ٹھوکر لگی، کہاں کہاں لغزش ہوئی۔ مگر عزم ہر حال میں نیکی کو پھیلانا اور شر کو مٹانا ہی رہا ——— الحمدللہ کہ الحق کی کسی سطر کے پیچھے مادی طمع، فانی مخلوق سے خوف اور اظہارِ حق میں مداہنت یا مصلحت کوشی نہیں رہی۔ وانما الاعمال بالنیات۔ جو ذات دلوں کا بھید جانتی ہے، اس کی رحمتوں سے قوی امید ہے کہ لغزشوں اور ذلتوں سے بھی درگذر فرماویں گے۔ الحق کی قندیل جس وقت روشن ہوئی تھی آج دس سال بعد اس کی لَو اس کی چمک اور اس کی روشنی کی ضرورت پہلے دن سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ ظلمتوں کے سائے بھی مرور ایام کے ساتھ گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ [illegible] الاختتام ہے، خدا فراموش مادہ پرست تہذیب و تمدن بھی اپنی طغیانی اور سرکشی کی [illegible] حدود چھو رہا ہے۔